السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ایک صاحب حج کی نیت رکھتے تھے، اب وہ انتقال کرگئے ہیں، مرحوم کی طرف سے ان کے بھائی حج بدل کرانا چاہتے ہیں، سوال یہ ہے کہ حج بدل کےلیے کیا یہ لازم ہے کہ ایسا ہی شخص ہو جس نے پہلے اپنے مصارف سے حج کیا ہویا نہ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض علمائے کرام کا یہ خیال ہے جس پر حج عدم استطاعت کی وجہ سے فرض نہیں ہے، وہ حج بدل کرسکتا ہے، ورنہ استطاعت والے کو پہلے اپنا فرض ادا کرنا چاہیے۔

شرفیہ:

بعض علامئے کرام کا یہ خیال حدیث نبوی کے خلاف ہے، حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حج بدل والے کو فرمایا تھا: حج عن نفسک ثم حج عن شبرمة رواہ ابوداود ابن ماجہ وصححہ ابن حبان والراجح عند احمد وقفہ، (بلوغ المرام) (اول تو ابوداؤد وابن ماجہ میں مرفوع بھی ہے، دوم اگر بالفرض موقوف بھی ہو تو قول صحابی بعض علماء کے خیال سے راجح ہے پس مقدم حج نائب راجح ہے۔ (ابوسعید شرف الدین دہلوی

تشریح:

حج کی ایک قسم حج بدل بھی ہے جو کسی معذور یا متوفی کی طرف سے نیابۃً کیا جاتا ہے، اس کی نیت کرتے وقت لبیک کے ساتھ جس کی طرف سے حج کے لیے آیا ہے، اس کا نام لینا چاہیے مثلاً ایک شخص زید کی طرف سے حج کےلیے گیا تو وہ یوں پکارے لبیک عن زید نیابۃ کسی معذور زندے کی طرف سے حج کرنا جائز ہے، اسی طرح کسی مرے ہوئے کی طرف سے بھی حج بدل کرایا جاسکتا ہے، ایک صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ میرا باپ بہت ہی بوڑھا ہوگیا ہے، وہ سواری میں بھی چلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ اجازت دیں تو میں اس کی طرف سے حج ادا کرلوں، آپؐ نے فرمایا ہاں کرلو۔ (ابن ماجہ) مگر اس کےلیے یہ ضروری ہے کہ جس شخص سے حج بدل کرایا جائے، وہ پہلے خود اپنا حج فرض ادا کرچکا ہو، جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے ثابت ہے: عن ابن عباسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لبیک عن شبرمة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شبرمة قال قریب لی قال ھل حججت قط قال لا قال فاجعل ھذہ عن نفسک ثم حج عن شبرمة، (رواہ ابن ماجۃ) یعنی ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ وہ لبیک پکار رہا ہے آپ نے دریافت کیا کہ بھئی یہ شبرمہ کون ہے، اس نے کہا شبرمہ میرا ایک قریبی ہے، آپ نے پوچھا تونے اپنا حج ادا کیا ہے، اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اپنے نفس کی طرف سے حج ادا کرکے پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حج بدل وہی کرسکتا ہے، جو پہلے اپنا حج کرچکا ہو، بہت سے ائمہ اور امام شافعی وامام احمد کا یہی مذہب ہے، لمعات میں ہے الامر یدل بظاھرہ علی ان النیابۃ انما یجوز بعد اداء فرض الحج والیہ ذھب جماعۃ من الائمۃ والشافعی واحمد، یعنی امر نبویؐ بظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نیابت اسی کےلیے جائز ہے، جو اپنا فرض حج ادا کرچکا ہو۔ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز کتاب نیل الاوطار میں یہ باب منعقد کیا ہے، باب من حج عن غیرہ ولم یکن حج عن نفسہ۔ یعنی جس شخص نے اپنا حج نہیں کیا وہ غیر کا حج بدل کرسکتا ہے، یا نہیں۔ اس پر آپ حدیث بالا شبرمہ والی لائے ہیں اور اس پر یہ فیصلہ دیا ہے، ولیس فی ھذا الباب اصح منہ، یعنی حدیث شبرمہ سے زیادہ اس باب میں اور کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہوئی ہے، پھر فرماتے ہیں:

((وظاھر الحدیث انہ لایجوز لمن لم یحج عن نفسی ان یحج عن غیرہ وسواء کان مستطیعا او غیر مستطیع لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یستفصل ھذا الرجل الذی سمعہ یلبی عن شبرمة وھو ینزل منزلۃ العموم والی ذلک ذھب الشافعی والناصر جز)) رابع نیل الاوطار))

یعنی اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جس شخص نے اپنے نفس کی طرف سے پہلے حج نہ کیا ہو وہ حج بدل کسی دوسرے کی طرف سے نہیں کرسکتا۔ خواہ وہ اپنا حج کرنے کی طاقت رکھنے والا ہو یا طاقت نہ رکھنے والا، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو شبرمہ کی طرف سے لبیک پکارتے ہوئے سنا تھا، اس سے آپ نے یہ تفصیل نہیں دریافت کی۔

پس یہ بمنزلہ عموم ہے اور امام شافعی وناصر کا یہی مذہب ہے، پس حج بدل کرنے اور کرانے والوں کو سوچ سمجھ لینا چاہیے امر ضروری یہی ہے کہ حج بدل کےلیے ایسے آدمی کو تلاش کیا جائے، جو اپنا حج ادا کرچکا ہو تاکہ بلاشک وشبہ ادائیگی فریضہ حج ہوسکے اگر کسی بغیر حج کیے ہوئے کو بھیج دیا تو حدیث بالا کے خلاف ہوگا۔ نیز حج کی قبولیت اور ادائیگی میں پورا پورا تردد بھی باقی رہے گا۔ عقلمند ایسا کام کیوں کرے، جس میں کافی روپیہ خرچ ہو، اور قیمت میں تردد وشک وشبہ ہاتھ آئے۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی حنفی اپنی کتاب زیارۃ الحرمین میں ص ۱٦۸ پر تحریر فرماتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ حج بدل اس شخص سے کرائے جو دیندار اور مسائل سے واقف ہو کر عوام پر مسائل سے ناواقفیت کے سبب تاوان

واجب ہو جاتا ہے اور حج بدل ادا نہیں ہوتا۔ اور پہلے اپنا حج کر چکا ہو کہ جس نے اپنا حج نہیں کیا اگرچہ صحیح روایت شاید روایت فقہی مراد ہے، کے موافق وہ حج بدل کر سکتا ہے۔ (مولانا نے اپنے مسلک کے مطابق تحریر فرمایا ہے)
اور اس پر اس سفر سے اپنا حج بھی فرض نہ ہوگا، مگر اختلاف سے بچنا افضل ہے، پس ایک مسلمہ حنفی عالم کے فتویٰ کے مطابق بھی حج بدل اسی شخص سے کرانا بہتر ہے جو پہلے اپنا حج ادا کر چکا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب (حررہ محمد داوَد راز، حج بیت اللہ ص ۲۴۱، فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۵۰۷تا ص ۵۰۸)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد08ص65

محدث فتویٰ